السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنی منع ہے یا غیر مسلم کی بھی لئے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیبت ایک اخلاقی جرم ہے۔ کیونکہ یہ ایک کمینی حرکت ہے۔ اس کا فاعل بزدل ہے۔ کے سامنے اظہار نہیں کرتا پیچھے عیب جوئی کرتا ہے۔ اس شرح میں اس کی حرمت عام مومن وکافر کو شامل ہے۔

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ

اسی عام اصول کی طرف رہ نما ہے۔ مگر بعض افعال پر عامة الناس کو متنبہ کرنا ہوتا ہے۔ یا بعض دفعہ کسی شرعی غرض سے کسی شخص کی نسبت صحیح رائے قائم کرنی مقصود ہوتی ہے۔ جیسے محدثین کوراویوں کی عیب جوئی اور اظہار میں حدیثوں کی تنقید مطلوب تھی پہلی صورت کو قرآن کی آیت نے مستثنیٰ کردیا۔۔

لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا

مظلوم کو ظالم کے حق میں اظہار ظلم کی اجازت دینی بھی اسی غرض سے ہے۔ کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے۔ کہ فلاں فلاشخص ظالم ہیں تاکہ اس کے دھوکہ سے بچیں قانون مروجہ کی دفعہ 500 تعزیرات ہند جوکسی شخص کی ہتک عزت کے واسطے ہے۔ اس میں چند مستثنیات ہیں۔ جن پر فاعل پرجرم ثابت نہیں ہوتا۔ بعینہ وہی صورت فیب ہے۔ اما نووی رحمة اللہ علیہ کا قول (کہ اس کا کچھ مواخذہ نہ ہوگا) حدیث کے مخالف نہیں۔ انما الاعمال بالنیات۔ (23 ربیع الثانی 38ہجری))

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص117

محدث فتویٰ